© rasailojaraid.com

مسلمانانِ عالم کے فقہی مسائل ومشاکل

(نور احمد شاہتاز)

عالمِ اسلام ہو یا عالمِ کفر مسلمانوں کو ہر جگہ مختلف مشکلات ومسائل کا سامنا ہے۔ مگر ایسے مسائل و مشاکل جن کا تعلق کسی بھی صورت فقہ اسلامی سے ہے ہم ان کے بارے میں اس کالم میں گفتگو کیا کریں گے جس سے ہمارے قارئین کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ وہ مسلمانان عالم کے فقہی مسائل سے نہ صرف آگاہ رہیں گے بلکہ ان مسائل پر غور وفکر کا انہیں موقع ملے گا۔ امید ہے کہ علماء کرام اور فقہ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ کے لئے اس میں دلچسپی کا سامان زیادہ ہوگا۔ وہ اگر چاہیں تو اپنی آرا بھی ہمیں اس پر ارسال کرسکتے ہیں۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم سے پہلے ہمارے حلقہ میں یہ کام اس انداز سے کسی نے نہیں کیا واللہ اعلم بالصواب۔ (مجلس ادارت)

قیدیوں کو حق خلوت حاصل ہونا چاہئے یا نہیں مصر میں نئی فقہی بحث چھڑ گئی:

مصر میں اس وقت علماء وقانون دانوں میں اس موضوع پر زور دار بحث جاری ہے کہ قیدیوں کو حق خلوت حاصل ہونا چاہئے یا نہیں، واضح رہے کہ حق خلوت سے مراد شادی شدہ قیدیوں کا اپنے ازواج سے خلوت میں ملنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنا ہے۔ مصری قوانین میں اس سے پہلے اس کی گنجائش نہیں تھی اور اس کے نتیجے میں جیلوں میں قیدی سالہا سال تک پڑے رہتے اور وہ جہاں دنیا کی دیگر نعمتوں سے محروم کردئے جاتے وہیں وہ اولاد کی دولت سے بھی محروم ہوجاتے۔ اگر ایک قیدی کو عمر قید کی سزا ہوئی ہوتو وہ کم از کم پچیس سال جیل میں گزارتا اور اس پچیس سال کے عرصہ میں نہ تو وہ شادی کرسکتا اور نہ ہی اولاد کی تمنا پوری کرسکتا۔ اور جن جوڑوں کی شادیاں قید وبند کی سزا ملنے کے تھوڑے ہی عرصہ قبل ہوئی ہوتیں وہ یا تو اس نکاح کو ختم کرنے پر مجبور ہوتے اور معاملہ طلاق وخلع تک جا پہنچتا ہے یا دولہا دلہن ایک دوسرے کی رہائی کا انتظار کرتے کرتے بوڑھے ہوجاتے۔ اور بعض تو اولاد کی حسرت دلوں میں لئے قید خانوں میں دم توڑ دیتے۔

۲۹ جون ۲۰۰۴ کو ایک مصری شہری نے ایک استفتاء مصری دارالافتاء کو ارسال کیا (واضح رہے کہ مصر میں دارالافتاء سرکاری سرپرستی میں قائم ہیں اور دارالافتاء میں متعین مفتیانِ کرام کو سرکار سے

☆ ماابیح للضرورۃ یقدر بقدرھا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین بھی اسی کے مطابق ہوگا ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وظیفہ ملتا ہے)اس شہری نے دارالافتاء سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا کسی قیدی مرد کو شرعاً اپنی بیوی سے خلوت صیحہ کی اجازت ہے یا نہیں؟

دارالافتاء نے مفتی ڈاکٹر علی جمعہ کی سربراہی میں جواب دیا کہ شرعاً مرد قیدیوں کے اپنی بیویوں یا خواتین قیدیوں کے اپنے شوہروں سے خلوت پر شرعاً کوئی پابندی نہیں اور یہ خلوت شرعاً جائز ہے ۔تا کہ وہ اپنے حقوق زوجیت ادا کر سکیں۔

البتہ مفتی صاحب نے فتوی کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ ....تاہم فیصلہ کا اختیار عدلیہ کے ادارے کو ہے کہ وہ اس بات کی اجازت دے یا نہ دے۔

اس فتوی کو جامعہ الازہر کے علماء کی ایک بڑی تعداد نے سراہا اور اس کی پہلی شق کی بھرپور تائید کی۔ جبکہ محض چند ایک نے دوسری شق کو بھی پیش نظر رکھنے کا عندیہ دیا ہے اور یہ کہا کہ اختیار عدالت کو ہوگا۔

حقوق انسانی اور قیدیوں کے حقوق کی انجمنوں اور عوام کی بڑی تعداد نے اس فتوی کی پرزور تائید کی ہے کہ اور قاضی یا عدالت کے اختیار کو رد کیا ہے۔ یہی مسئلہ اب زبان زدِ خاص و عام ہے کہ قیدیوں کو حق زوجیت غیر مشروط ملنا چاہیئے یا اسے عدالت کے صوابدید پر رہنا چاہیئے۔

دریں اثناء وکلاء کی ایسوسی ایشنوں نے دس کیسز اس سلسلہ میں مختلف عدالتوں میں فوری طور پر دائر کر دیئے ہیں جن میں اس فتوی کی رو سے قیدیوں کو حق خلوۃ دیئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ادھر مصری پارلیمنٹ میں اس صورت حال پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے اور حکومتی اراکین کا کہنا ہے کہ قانون میں حق خلوۃ پر کوئی پابندی نہیں۔ جبکہ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ پابندی نہ ہونے کے باوجود جیل کے حکام پابند لگاتے ہیں اور جہاں رشوت مل جائے وہاں اجازت بھی دے دیتے ہیں لہذا اس سلسلہ میں قانون سازی ضروری ہے۔ ابتدائی طور پر حکومتی ارکان نے دارالافتاء کے فتوی کو تسلیم کر لیا ہے اور پارلیمنٹ میں اس نئی صورتحال کے پیش نظر قانون سازی زیر غور ہے، توقع ہے کہ دسمبر تک قانون سازی ہو جائے گی۔ پارلیمنٹ میں اسلامی گروپ کے ۱۶ اراکین نے ایک خلوۃ بل پیش کر دیا ہے جس میں ہر ماہ دو مرتبہ ہر شادی شدہ قیدی مرد یا خاتون کو حق خلوۃ دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ قانون سازی ہونے کی صورت میں مصری جیلوں میں موجود تقریباً ۶۰ ہزار قیدیوں میں سے ۴۵ فیصد شادی شدہ قیدیوں کو اس کا فائدہ پہنچے گا۔

مجلّہ فقہ اسلامی نے اس سلسلہ میں مصر کے بعض اہل علم سے رابطہ کیا ان کی آراء حسب ذیل ہیں۔

☆العادة محکمة ☆ عادت کو حکم بنایا گیا ہے یعنی فیصلہ عرف کے مطابق ہوگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر احمد مجدوب جو سوشل اینڈ کریمینل ریسرچ سنٹر کے ایک سینئر افسر ہیں نے بتایا کہ صدر انور السادات کے دور میں جیل میں چھٹیوں کا نظام رائج کیا گیا تھا جس سے ہر سال دو سے اڑھائی سو قیدی ہر جیل سے چھٹی پر بھیجے جاتے تھے اور اس طرح انہیں حقوق زوجیت کی ادائیگی کا موقع مل جایا کرتا تھا مگر آہستہ آہستہ چھٹیوں کا یہ نظام ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی اگر چھٹیوں کا نظام رائج کر دیا جائے تو حق خلوۃ کا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

مصر کے ایک سینئر وکیل منصر الزیات نے ہمیں بتایا کہ مصر میں ۱۹۸۷ تک حق خلوۃ کی ایک صورت موجود تھی کہ جیل کے ہسپتال کے کسی کمرہ میں قیدیوں کو یہ شرعی ضرورت پوری کرنے کی اجازت دی جاتی تھی مگر تین قیدیوں کے فرار کے بعد یہ رعایت واپس لے لی گئی۔

کلیہ شریعہ وقانون کے سابق ڈین جناب ڈاکٹر محمد رافت عثمان نے کہا: شوہر کو اپنی زوجہ سے حق زوجیت قدرت نے دیا ہے اب اگر وہ قیدی ہے اور اسے اس سے روکا جائے تو گویا اس کی سزا اس کی بیوی کو ملے گی کہ وہ اپنے ایک بنیادی حق سے محروم کی جائے گی اور شریعت وقانون سزا کا نفاذ مجرم پر کرتے ہیں نہ کہ اس کے اہل وعیال پر۔ لہذا قیدیوں کا حق خلوۃ ملنا چاہئے اور اس سے روکنا خلاف شریعت وقانون ہے۔

قارئین کرام: مصر کی اس فقہی صورتحال کے بیان کے بعد ہم اپنے پاکستانی علماء کرام کو اس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دیتے ہیں۔

یورپی یونین میں شمولیت کا جنون

ترکی میں زنا کو قابل سزا جرائم کی فہرست سے خارج کرنے کی تیاری:

ترکی میں زنا کو قابل سزا جرائم کی فہرست سے خارج کرنے کی تحریک یورپی یونین میں ترکی کی شمولیت کے جنون کے سبب شروع ہوئی۔ ترکی کے سیکولر ارکان پارلیمنٹ نے اس سلسلہ میں ایک باضابطہ بل پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی تیاریاں مکمل کرلیں اور اس بل میں یہ سفارش کی گئی کہ جرم زنا کو قابل سزا جرائم کی فہرست سے خارج کیا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واضح رہے کہ ۱۹۹۶ تک ترکی عدالتیں جرم زنا کے مقدمات کی سماعت کرتی تھی اور اسے قابل سزا جرم تسلیم کیا جاتا تھا مگر ترکی کی اعلی عدالت نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ دے دیا کہ چونکہ اس قانون کی زد میں زیادہ تر خواتین آتی ہیں اس لئے اسے قابل سزا جرم تسلیم نہ کیا جائے۔ ترکی پارلیمنٹ میں اس سلسلہ میں باقاعدہ قانون سازی کے لئے یہ معاملہ معرض التوا میں تھا تا آنکہ حالیہ قانونی ترامیم و اصلاحات میں جرم زنا کا معاملہ بھی شامل تھا، تاکہ اس پر ایسی قانون سازی ہوسکے جو یورپ کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے نتیجہ میں ترکی کو یورپی یونین کا ممبر بنانے کے لئے راہ ہموار کرسکے۔ مگر ترکی حکومت کی اس قانون سازی کی تمام تر کوششیں رائیگاں چلی گئیں کیونکہ حزبِ اختلاف جس میں ایک بڑی تعداد اسلام پسند اراکین کی ہے نے اس کی پرزور مخالفت کر کے حکومت کو منفی قانون سازی سے دستبرداری پر مجبور کردیا۔ حکومتی حلقوں کا کہنا تھا کہ چونکہ زنا یورپ کے اکثر ممالک میں جرم قابل سزا نہیں یہ صرف ایسے ممالک میں قابل سزا ہے جہاں شرعی قوانین نافذ ہیں اور یورپی یونین کا ممبر ہونے کے لئے ہمیں یورپ کے لئے نرم گوشہ اختیار کرنا چاہیئے، جبکہ حزب اختلاف کا موقف تھا کہ جرم زنا کو قابل سزا جرائم کی فہرست میں رہنا چاہیئے۔

سردست حزب اختلاف و حزب اقتدار کے مابین ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے جس کی رو سے پارلیمنٹ میں جرم زنا کے حوالہ سے کوئی بحث نہیں ہوگی۔

Muslim Hands

The Organisation to fight against poverty !

To Provide :

Education,Vocational Traninig,Housing,Medical-Care,Food Distribution,Safewater, Electricity, to needy and poor Muslims.

& To Look after the Orphans

148-164 Gregory Boulevard

Nottingham NG7 1BR U.K.

E.mail: contact@muslimhandsorg

☆ الحكم يتبع المصلحة الراجحة ☆ حکم مصلحتِ راجحہ کے تابع ہوا کرتا ہے ☆

© rasailojaraid.com